بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے، اس کی رضا کو مدّنظر رکھتا ہے اور ادب اور انکسار اور تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ ہوتی ہے اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے

مسجد مھدی، سٹراسبرگ فرانس کا بابرکت افتتاح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ر اکتوبر 2019 بمقام اسٹراسبرگ (فرانس)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ توبہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:
اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ۔ پھر فرمایا ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو ایک اور مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اب یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر جماعتی نظام سے منسلک ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق بھی عطا فرمائے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے مساجد تعمیر کرنے والوں اور آباد کرنے والوں کی یہ خصوصیات بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لانے والے ہیں یعنی اس بات پر کامل یقین کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ اور مالک خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس ایمان کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اس کی عبادت انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے آگے جھکنے والوں کو بھی ایمان اور یقین میں بڑھاتا ہے۔ پھر یوم آخرت پر یقین بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد میں آنے والوں کی ایک خصوصیت بیان کی ہے کیونکہ آخرت پر یقین ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل کرتا ہے ایسی عبادت جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی جائے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ایمان بالآخرت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔ پس حقیقی عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والا وہی ہے جس کے دل میں آخرت کے بارے میں کبھی وسوسہ نہ آئے اور انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہے۔ پھر زکوۃ کی طرف توجہ ہے مالی قربانی کی طرف توجہ ہے۔ مسجد آباد کرنے والوں کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں کریں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کریں اور یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے دلوں میں بڑھے۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے ہم بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب کچھ کرنے والے ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: سب سے پہلے تو ہر احمدی کو اپنی نمازوں کے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ان کی پانچ وقت باقاعدگی سے نماز پڑھنے کی طرف توجہ ہے اور پھر باجماعت نماز پڑھنے کی طرف توجہ ہے۔صرف اتنا تو کافی نہیں کہ ہماری مسجد بن گئی۔ جنت میں گھر بنانے کے لئے تو اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ مسجد بنالی اس کے لئے ایمان کے ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی بھی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام پھر فرماتے ہیں ’’اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کوتقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کوعطا کی ہے جس کے تقویٰ کے وصایا ہیں سوہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ انسان کس طرح دیکھے کہ اس میں تقویٰ ہے کہ نہیں اس کی وضاحت فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ خدا کے کلام سے بھی یہ پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جوحلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے جوتقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے کہ آپ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔طرح طرح کے مصائب اٹھائے اور تکالیف اٹھائیں لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور سلام بھیجو اس نبی پر۔ پس ہمیں یہی حکم ہے کہ اگر دعا کی قبولیت چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور بغیر درود کے کی گئی دعائیں آسمان تک نہیں پہنچتیں۔ پس عبادتوں کے معیار بہتر کرنے کیلئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے درود بھی ضروری ہے۔ درود بھیجنے والا آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھ کر جب درود بھیجتا ہے تو پھر ہی اس کی توجہ بھی اس نمونے پر چلنے کی طرف ہوتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے۔ جب یہ حالت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی اپنے پیارے بندے سے ہماری محبت کے اظہار اور اس پر درود بھیجنے کی وجہ سے ہماری دعاؤں کو بھی قبولیت کا درجہ دیتا ہے اور تبھی ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پا کر حلیمی اور مسکینی دکھانے والے بن کر ان لوگوں میں شامل ہونے والے بن سکتے ہیں جوتقویٰ پر چلنے والے ہوں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

پھر نماز کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرلے اور روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔ اس لئے نفس کی برائیوں اور گناہوں سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہی اس کا فضل مانگنا چاہئے۔ پھر نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔ عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز کے بغیر عبادت کا حق ادا ہی نہیں ہوسکتا اور نماز کے کچھ شرائط بھی ہیں ان کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ نماز میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ میں مؤدب ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔

فرمایا جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اس کی رضا کو مدّنظر رکھتا ہے اور ادب اور انکسار اور تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ

کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوۃ ہوتی ہے۔اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔دعا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔فرمایا کہ صلوۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوۃ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ ہے نماز کی حقیقی حالت جسے حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔پھر ایک جگہ آپ علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ یاد رکھو اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو پھر نمازوں کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔تین یا چار نمازیں پڑھ کر پھر ایمان کا دعویٰ غلط بات ہے کیونکہ ایمان کی جڑ نماز ہے اور جس کی جڑ ہی نہیں ہے وہ ایک کھوکھلے درخت کی طرح ہے جس کو ذرا سی ہوا زمین پر گرا دے گی۔بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا ضرورت ہے۔فرمایا کہ اے نادانو خدا کو کوئی حاجت نہیں ہے اس کو ضرورت نہیں ہے مگر تم کو تو حاجت ہے۔خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔ نیک نیتی سے مسجد میں آنے والے اور بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک نماز کی خاطر یعنی اس کے انتظار میں کوئی شخص مسجد میں بیٹھا رہتا ہے نماز میں مصروف ہی سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ اس پر رحم کر اور اس کو بخش دے،اس کی توبہ قبول کر۔

حضور انور نے فرمایا: پس ایسے مہربان خدا کی عبادت کا حق ادا کرنے کی ہمیں کس فکر کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے اور پانچوں وقت آ کر مسجد کو آباد رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مذہب کا منشاء ایک وحدت پیدا کرنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحدہ کی طرح بنا دے جس کا نام وحدت جمہوری ہے۔یہ باجماعت نمازیں بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دے۔اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلے والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلے کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو۔پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہو کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔پھر سال کے بعد عیدین میں بھی تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور انس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں یعنی جن کو توفیق ہے حج کرنے کی وہ حج کو جائیں۔غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپس میں الفت اور انس ترقی پکڑے۔ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اسے قوت بخشیں۔

حضور انور نے مقامی لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مسجد عطا کر دی ہے تو اس وحدت کا نظارہ بھی یہاں پیش کرنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے آباد رکھیں۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اس اظہار کے باوجود اگر ہم اس کی قدر نہیں کرتے تو یہ بدقسمتی ہے۔ہر احمدی کے لئے یہ بہت سوچنے کا مقام ہے اور ایک کوشش سے مسجد کو آباد کرنے کی ضرورت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقوی کی راہوں پر قدم مارو گے۔سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو

دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان درد بھرے الفاظ کو سمجھتے ہوئے ایمان میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے عبادتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس مسجد کو بھی ہمیشہ آباد رکھنے والے ہوں۔

حضور انور نے مسجد کے کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سارا رقبہ 2640 مربع پر مشتمل ہے اور اس میں پہلے بھی پندرہ کمروں پر مشتمل ایک تین منزلہ عمارت موجود تھی ایک بڑا ہال تھا۔ آرکیٹیکٹ نے ایک ملین یورو کا اندازہ دیا تھا اور اس کو مجلس خدام الاحمدیہ فرانس نے پورا کرنے کا وعدہ کیا اور اپنی ذمہ داری قبول کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد پانچ لاکھ تیس ہزار یورو میں مکمل ہوگئی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر یہ مسجد اب بن گئی ہے تو لجنہ اور انصار کو چاہئے کہ ایک مسجد کی تعمیر کی ذمہ داری وہ لیں اور اگلے تین سالوں کے اندر ایک اور مسجد یہاں بنانی چاہئے جو انصار اور لجنہ کو مل کر بنانی چاہئے۔ اس مسجد میں 250 / افراد کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے اور 50 گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے بھی جگہ ہے۔ ایک جماعتی دفتر ہے۔ لجنہ کا دفتر بھی ہے۔ مرد اور خواتین کے لئے لائبریری بھی ہے۔ ایک بڑا کورڈ پارکنگ ہال ہے اور اگر کبھی ایمرجنسی ضرورت ہو تو اس میں بھی 125 / افراد آ سکتے ہیں اس سے پہلے جو عمارت تھی اس میں پندرہ کمرے ہیں اس کو دوبارہ مرمت کر کے تیار کیا گیا ہے اور یہ بھی اب قابل استعمال ہے۔ یہ مسجد جو یہ سٹراس برگ شہر سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ مسجد اور ہالوں کا کورڈ ایریا تین سو تین مربع میٹر ہے۔ مربی ہاؤس بھی ہے۔ چار کمروں کا گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ باقاعدہ منار کی اجازت تو نہیں ملی لیکن مسجد کے دائیں حصے میں آٹھ میٹر کی بلندی پر ایک ڈوم رکھنے کی اجازت مل گئی ہے اور وہ اچھا خوبصورت لگتا ہے۔ مسجد کے اندر محراب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور ان خدام کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں قربانی دی ہے اور پھر صرف مسجد کی مالی قربانی ہی نہیں، اس کی مسجد کی آبادی کی روح کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خدام کے عبادت کے معیار بھی بلند ہوں اور جماعت کے افراد کے معیار بھی بلند ہوتے چلے جائیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 11th - October - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB